اللّٰہُ اَکبَرُ

شیخ الہند کا آخری پیغام

یہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کی آخری تحریر ہے
جو انہوں نے قوم کے نام بھیجی اور جمیعۃ العلما کے جلسہ دہلی میں پڑھی گئی

جسکو

منشی مشتاق احمد نے شہر میرٹھ۔ محلہ کوٹلہ سے شائع کیا

باہتمام حافظ محمد سعید مالک و پرنٹر نے

مطبع ہاشمی میرٹھ میں طبع کیا

قیمت ۱/

حضرت شیخ الہند صدر جمعیۃ علمائے ہند کی اختتامی
جو صدر کے حکم سے ۹ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ
کو آخری اجلاس میں پڑھی گئی

اور جو مولانا کی آخری تحریر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اے حضرات علما اکرام اور حضار جلسہ میں اولاً جمعیت کی تمام کارروائیوں کے با
اسلوب انجام پانے پر خدائے قادر و توانا کا شکر ادا کرتا ہوں اور ثانیاً یہ عرض
اگرچہ میں ناقابل انکار عذر کی وجہ سے آپ کے جلسوں کی شرکت سے بظاہر محروم رہا لیکن
آپ یقین کیجئے کہ میرا دل آپ کے مجمع سے بہت کم غائب ہوا ہے اور مجھے یہ معلوم ہو کر
مسترت ہوئی کہ جسم قوم کی روح (جماعت علماء) نے بعض اُن شعب سیاسیہ میں
مرتبہ اپنی زندگی کا ثبوت پیش کیا ہے جن میں وہ بالکل مردہ سمجھی جارہی تھی - اور جن
اگر وہ مُردہ ثابت رہتی تو اسلامی عزت و وقار کا بالکل ہی خاتمہ تھا - آپ رنجیدہ

یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کا علم و تدبر اگر اب بھی عالم اسلامی کے خوفناک مصائب
صد کئے رکھنے کی اجازت دیتا تو آج دنیا ہماری غیرت ایمانی اور شرافت انسانی
ں کے بیک وقت دفن کئے جانے پر ماتم کناں ہوتی۔

ب بھی اگر ہم چند تجاویز پاس کر کے اور صرف چند ساعتوں کی گرمی محفل کو اپنی
قریروں اور خطبوں کا ماحصل سمجھ کر منتشر ہو گئے تو ہماری مثال ٹھیک اُس
ں کی سی ہوگی جو ایک اکسیر شفا کی تکرار زبان سے بار بار کرتا رہے لیکن اُس
تعمال ایک دفعہ بھی نہ کرے۔

ں اسوقت آپ سے رخصت ہو رہا ہوں اور جو کچھ مجھے کہنا تھا خطبۂ صدارت میں
ہوں اور جو مبسوط مضمون مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی نے آپ کو آج ہی کے
س میں سنایا ہے اُسکے ضمن میں بھی میرے مقاصد اور محسوسات نہایت خوبی
دا ہو گئے ہیں اور حضرات علمائے متدینین نے بحث و تمحیص کے بعد جو امور طے
ں اُن سے بھی یہ بندۂ ضعیف عملاً علیحدہ نہیں ہے۔ اس لئے اب مجھکو اس سے
ہنے کی ضرورت نہیں کہ ہم سب کو ملکر متوکلاً علی اللہ اُن طے شدہ تجاویز پر
رنا اور کرانا چاہیئے جن سے ہمارے ایمان ہمارے کعبہ ہماری خلافت ہماری عزت
ر ہمارے مقامات مقدسہ اور ہمارے وطنی اور قومی حقوق کا تحفظ ہو سکتا ہے۔ اگر
قت بھی ہم نے غفلت اور تن آسانی اختیار کی تو شاید عافیت حاصل کرنے کا

یہ آخری موقعہ ہو گا جس کو ہم جان بوجھ کر اپنے ہاتھ سے کھوئیں گے جو صراطِ مستقیم آپ نے معلوم کر لیا ہے قرآن و سنّت کی روشنی میں اُس پر سیدھے چلے جائیے اور یمین و شمال کی طرف مطلق التفات نہ کیجئے۔

جو لوگ اس وقت آپ سے علیحدہ ہیں اُن کو بھی حکمت اور موعظۂ حسنہ سے اپنی جماعت کے اندر جذب کیجئے، اور اگر اُس میں مجادلہ کی نوبت آئے تو وہ بالتی ہی احسن ہونا چاہیئے۔

کچھ شبہ نہیں کہ حق تعالیٰ شانہ نے آپ کی ہموطن اور ہندوستان کی سب سے زیادہ کثیر التعداد قوم (ہنود) کو کسی نہ کسی طریق سے آپکے ایسے پاک مقصد کے حصول میں مؤید بنا دیا ہے۔ اور میں ان دونوں قوموں کے اتفاق و اجتماع کو بہت ہی مفید اور منتج سمجھتا ہوں اور حالات کی نزاکت کو محسوس کر کے جو کوشش اس بارے میں فریقین کے عمائد نے کی ہے اور کر رہے ہیں اُس کی میرے دل میں بہت قدر ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ صورتِ حال اگر اسکے خلاف ہوگی تو وہ ہندوستان کی آزادی کو آئندہ ہمیشہ کے لئے ناممکن بنا دے گی۔ اِدھر دفتری حکومت کا آہنی پنجہ روز بروز اپنی گرفت کو سخت کرتا جائیگا اور اسلامی اقتدار کا اگر کوئی دھندلا سا نقش باقی رہ گیا ہے تو وہ بھی ہماری بداعمالیوں سے حرفِ غلط کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹ کر رہے گا اس لئے ہندوستان کی آبادی کے یہ دونوں عنصر بلکہ

سکھوں کی جنگ آزما قوم کو ملا کر تینوں اگر صلح و آشتی سے رہیں گے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی چوتھی قوم خواہ وہ کتنی ہی بڑی طاقتور ہو ان اقوام کی اجتماعی نصب العین کو محض اپنے جبر و استبداد سے شکست کر سکے گی۔

ہاں میں یہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور آج پھر کہتا ہوں کہ ان اقوام کی باہمی مصالحت اور آشتی کو اگر آپ خوشگوار اور پائدار رکھنا چاہتے ہیں تو اوسکی حدود کو خوب اچھی طرح دلنشین کر لیجئے اور وہ حدود یہی ہیں کہ خدا کی باندھی ہوئی حدود میں اُن سے کوئی رخنہ نہ پڑے۔ جس کی صورت بجز اسکے کچھ نہیں کہ اس صلح و آشتی کی تقریب سے فریقین کی مذہبی امور میں کسی ادنیٰ امر کو بھی ہاتھ نہ لگایا جائے اور دنیوی معاملات میں ہرگز کوئی ایسا طریقہ اختیار نکیا جائے جس سے کسی فریق کی ایذا رسانی اور دل آزاری متصور ہو۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اب تک بہت جگہ عمل اس کے خلاف ہو رہا ہے۔ مذہبی معاملات میں تو بہت لوگ اتفاق ظاہر کرنے کے لئے اپنے مذہب کی حد سے گزر جاتے ہیں لیکن محکموں اور ابواب معاش میں ایک دوسرے کی ایذا اور رسانی کے درپے رہتا ہے۔

میں اس وقت جمہور سے خطاب نہیں کر رہا ہوں بلکہ میری یہ گزارش دونوں قوموں کے زعماء (لیڈروں) سے ہے کہ اُن کو جلسوں میں ہاتھ اٹھانیوالوں

کی کثرت اور ریزولیوشنوں کی زبانی تائید سے دھوکا نہ کھانا چاہیئے کہ یہ طریقہ سطحی لوگوں کا ہے۔ اُن کو ہندو مسلمانوں کے نجی معاملات اور سرکاری محکموں میں متعصبانہ رقابتوں کا اندازہ کرنا چاہئے۔ اگر فرض کرو ہندو مسلمان کے برتن سے پانی نہ پئے۔ یا مسلمان ہندو کی ارتھی کو کندھا نہ دے تو یہ ان دونوں کے اتفاق کے لئے مہلک نہیں۔ البتہ ان دونوں کی وہ حریفانہ جنگ آزمائیاں اور ایک دوسرے کو ضرر پہنچانے اور نیچا دکھانے کی وہ کوششیں جو انگریزوں کی نظروں میں دونوں قوموں کا اعتبار ساقط کرتی ہیں اتفاق کے حق میں سم قاتل ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ حضرات میرے اس مختصر مشورہ کو سرسری نہ سمجھ کر ان باتوں کا عملی انسداد کریں گے۔

اب آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ جل شانہ ہم اور آپ کو نیکی اور سمجھ دے۔ اور ہمارے دلوں کو سیدھا کرنے کے بعد کج نہ کرے۔ اور ہماری وجہ سے ہمارے مذہب پر دوسروں کو تضحیک کا موقع نہ دے۔ اور ہم کو ہر ایک آسان اور کٹھن منزل میں صبر و استقلال کے ساتھ ثابت قدم رکھے۔ اور اس وقت کے حالات سے بہتر حالات میں پھر ہم کو جمع کرے۔ آمین یا رب العالمین و صلے اللہ تعالےٰ

علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

آپ کا دعا گو اور خیر اندیش

محمود حسن غفر لہٗ

۹ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۳۹ھ

۲۱ نومبر سنہ ۱۹۲۰ء

اگر آپ

خلافت کا تحفظ اور ہندوستان کی آزادی

چاہتے ہیں تو فوراً حسب ذیل کتابیں منگائیے اور اُن کو پڑھ کر عمل کیجئے۔

(۱) **آخری خطبۂ صدارت شیخ الہند**۔ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی شیخ الہند کا یہ آخری اور زبردست خطبۂ صدارت ہے جو تمام ہندوستان کے علماء کے جلسہ منعقدہ دہلی میں پڑھا گیا اور جس میں مسلمان عوام و خواص و علماء کو اُن کے فرائض بتائے گئے ہیں اور موجودہ اسلامی حالت اور اُس کا علاج۔ قیمت فی جلد ۴؍

(۲) **مہاتما گاندھی کا پیغام** اور وائسرائے کے اعلان کا جواب۔ اس کتاب میں مہاتما گاندھی کے چند لاجواب مضامین ہیں۔ قیمت فی جلد ۲؍

(۳) **خطبۂ صدارت شیخ الہند معہ فتویٰ**۔ یہ وہ مشہور اور لاجواب خطبہ ہے جو شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی نے نیشنل مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے افتتاح کے وقت ارشاد فرمایا جس میں ترک موالات پر مفصل فتویٰ موجود ہے۔ قیمت فی جلد ۲؍

(۴) **حلوائی ممبر کا اعلان**۔ یہ دہلی کے حلوائی ممبر لجیسلیٹو اسمبلی کا ایک ظرافت آمیز پولیٹیکل اور چٹ پٹا مضمون ہے جسکی کیفیت صرف دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے قیمت ۱؍

مشتاق احمد شہر میرٹھ۔ محلہ کوٹلہ

نوٹ۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہ ہوگا۔ کم کی خریداری کے لئے ٹکٹ قیمت و محصول ڈاک بھیجئے۔